روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۲۲۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۸۱ | منگل ۲۹- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۴- فتح ۱۳۷۲ ہش ' ۱۴- دسمبر ۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے' تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے' لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمر بستہ ہوتا ہے' اس کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں' جو آسمان پر رکھے جائیں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے۔ ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں' لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا۔ اس کا اثر ابدالاباد کے لئے ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۶-۲۲۵)

خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کی زیادہ سے زیادہ نشوونما کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہر احمدی کو محنت کرنی چاہئے اور اپنی جدوجہد کو انتہاء تک پہنچانا چاہئے۔ ہر فرد کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے صلاحیت کی شکل میں اسے جو اصلی قوت اور اصلی دولت عطا فرمائی ہے اس سے وہ اپنے دائرہ صلاحیت کے اندر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اگر آج پاکستان میں بسنے والے احمدی ہی اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو ان کی انتہاء تک پہنچا دیں تو اسی سے ہمارے اس ملک کی کایا پلٹ جائے گی۔ حالانکہ ہم بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنی تھوڑی تعداد کے باوجود بھی اپنی صلاحیتوں کی نشوونما آخری حد تک پہنچا دیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو زیادہ سے زیادہ دولت پر ہر چہار لحاظ سے کسی کو مل سکتی ہے وہ مل جائے تو پاکستان کی دولت میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ لیکن اگر ہم وعظ تو سنتے ہیں مگر عمل نہ کریں اور اپنے اوقات کو ضائع کرتے رہیں اور ہمارے نوجوان جنہیں خدا تعالیٰ نے ذہن عطا فرمائے تھے وہ اپنے ذہنوں کو کند چھری کے ساتھ ذبح کرنے والے ہوں اور ہمارے وہ پیشہ ور دوست جنہیں اللہ تعالیٰ نے حسنِ عمل کی صلاحیت عطا فرمائی تھی وہ اس دنیا میں خوبصورتی اور حسن پیدا نہ کر سکیں۔ تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ لیکن اگر ہم ایسا کر دیں تو پھر ہمارا ملک (اور پھر ساری دنیا لیکن اس وقت میں اپنے ملک کی بات کر رہا ہوں ویسے ہماری ذمہ داری ساری دنیا کی خوشحالی کی ہے) دنیا کے امیر ترین ممالک میں سے ایک امیر ملک بن جائے گا۔ اس لئے کہ ہم تھوڑے ہیں لیکن اگر پاکستان کے سارے باشندے خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے (دین حق کے غلبہ) کی یہ ایک عظیم مہم جو دنیا میں جاری کی گئی ہے اس میں شامل ہو جائیں تو پھر میں کہوں گا کہ ہم ساری دنیا سے آگے نکل جائیں گے۔ لیکن ہم احمدی جو اس مملکت کے شہری ہیں' ہماری تعداد گو بہت تھوڑی ہے لیکن اگر ہماری صلاحیتوں کی نشوونما اپنے کمال تک پہنچ جائے تو ہمیں ہر پہلو سے اتنی دولت ملے! اتنی وافر دولت کہ ہمارے ملک کا نقشہ بدل جائے۔ پس اپنے نفسوں پر رحم کرتے ہوئے اور بنی نوع سے محبت کا اظہار کرنے کے لئے تم خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کی زیادہ سے زیادہ نشوونما کرو۔

(از خطبہ ۱۴/ جنوری ۱۹۷۲ء)

جماعت احمدیہ کا ۹۲واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح / دسمبر ۱۳۷۲ھ / ۱۹۹۳ء بروز اتوار' سوموار' منگل ربوہ میں منعقد ہو گا۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔

اعلان

○ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم منیر احمد صاحب جاوید کو ایڈیشنل پرائیویٹ سیکرٹری نمبر۱ اور مکرم نصیر احمد صاحب قمر کو ایڈیشنل پرائیویٹ سیکرٹری نمبر2 مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

ولادت

○ محترمہ بیگم صاحبہ محترم مرزا عبدالصمد احمد صاحب تحریر کرتی ہیں کہ ان کی ہمشیرہ محترمہ سعدیہ احمد صاحبہ اہلیہ محترم منیر احمد رفیق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام زجاجہ عفت عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق کی پوتی اور محترم ناصر احمد سیال صاحب و صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ صائمہ بشریٰ شیخ بنت مکرم ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی نے کراچی بورڈ کے امتحان انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل گروپ) میں تمام طلباء و طالبات میں سے ۱۱۰۰ میں سے ۹۲۳ نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے اس سے قبل سائنس فیئر میں پہلا انعام لیا۔ یونیسکو کے سالانہ کنونشن میں خصوصی انعام لیا۔ پریذیڈنٹ ٹیلنٹ سکالر شپ حاصل کی۔ اور بین المدارس مقابلہ حسن نعت میں اول انعام لیا۔ عزیزہ کو سارک کے ۱۹۹۰ء کے ۱۰۰ ذہین ترین بچوں میں شامل کیا گیا۔ وہ ابتدا ہی سے اپنی کلاس میں اول آتی رہی ہیں۔

عزیزہ کی مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۴ / فتح ۱۳۷۲ھش ۱۴ / دسمبر ۱۹۹۳ء

مشعل راہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

۱۔ بدی دیکھو تو حُسن سے اس بدی کو دور کرو۔ نفرت سے اس بدی کو دور کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ بدی تو ایک بدصورت اور بدزیب چیز ہے اس کا علاج حُسن ہے۔ انتقامی جذبے کی تصویر ابھرتی ہے کہ اگر کسی ناک پر پھوڑا ہو تو انسان پھوڑے کا علاج کرنے کی بجائے ناک کو ہی کاٹ دے۔ صحیح طریق یہ ہے پھوڑے کے زخم کو بھرنے کی کوشش کی جائے اس کو کہتے ہیں نقص کو حُسن سے بدلنے کی کوشش۔

۲۔ احمدی مزاج ایک بین الاقوامی مزاج بن چکا ہے اور انسانیت کی بھلائی چاہنا۔ انسانیت کی بہبود چاہنا اس بین الاقوامی مزاج کی سرشت میں داخل ہے اس میں کوئی بناوٹ نہیں کوئی تکلف نہیں۔ جس جماعت کو یہ بین الاقوامی مزاج نصیب ہو گا اس مزاج سے ازخود تمام عالم کے لئے دعائیں پھوٹیں گی۔

۳۔ ہم اپنے دکھوں کو دعوت الی اللہ ہی کے ذریعہ دور کرسکتے ہیں۔ یہ طوعی چندہ کی طرح نہیں کہ نہ بھی ادا کیا تو خیر ہے بلکہ یہ ایک فریضہ ہے اور اس کی ادائیگی لازم ہے اور صرف یہ کہنا کہ ہم حُسنِ خُلق سے متأثر کر رہے ہیں اور دعوت الی اللہ میں حصہ نہ لینا یہ درست نہیں۔ یہ بزدلی کا بہانہ ہے اور گریز کی راہ ہے۔

۴۔ جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو تب تک کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی۔ اور تاوقتیکہ اصل جڑ اور اصل محرک بدی کا دور نہ ہو فروعی بدیاں بکلی دور نہیں ہو سکتیں جب تک بدیوں کی جڑ نہ نکالی جائے تب تک وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچے گی اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی۔

حضور کے یہ ارشادات اپنے دکھوں کو دور کرنے۔ بدیوں کو دور کرنے اور نیکیاں کرنے کی ترغیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دعوت الی اللہ سے اپنے دکھ دور کر سکیں۔ اور نیکیوں سے بدیوں کو مٹا سکیں اور ساری دنیا کے لئے دعائیں کریں۔

ہر کام ٹھیک اور ہر بات ٹھیک
ہر صبح ٹھیک اور ہر رات ٹھیک
آنکھیں کُھلی اور دل ہو کشادہ
ہر جیت ٹھیک اور ہر مات ٹھیک

ابوالاقبال

یا الٰہی زندگانی کر عطا
زندگی کی شادمانی کر عطا

آرزوئیں خواب سے بیدار کر
میری دنیا کو ترنّم زار کر

میری رگ رگ زندگی کا ساز ہو
میری خاموشی بلند آواز ہو

میری ہر جنبش ہو ایسی کامگار
ہو فدا جس پر چٹانوں کا وقار

تلخیاں بھی ہوں مجھے قندو نبات
آبِ سادہ ہو مرا آبِ حیات

مجھ کو دے ایسا مزا نانِ جویں
جو مزہ الوانِ نعمت میں نہیں

پھول کی صورت مہک جاؤں کہیں
صورتِ بلبل چہک جاؤں کہیں

میری آب و گِل کو آتشناک کر
روح کو آلودگی سے پاک کر

روشن دین تنویر

تمہاری ہر حرکت خدا کے لئے ہو جائے

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

فرماتا ہے:-

ان لوگوں کو تو جزاء و سزا پر ایمان ہی نہیں- ورنہ یہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے حالات دیکھ کر آپ ﷺ کی ترقی میں کسی قسم کا شبہ نہ کرتے- اب یہ لوگ آپ ﷺ کی ترقی دیکھیں گے تو ان کے دل جلتے چلے جائیں گے- وہ دوزخ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں تیار کی ہے جب وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو ان لوگوں کو نظر آجائے گا کہ اب اس دوزخ سے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں- اس جگہ کہا تو یہ کہا گیا ہے کہ جب دوزخ انہیں دور سے دیکھے گی مگر مراد یہ ہے کہ جب یہ لوگ اسے دور سے دیکھیں گے- اس قسم کی زبان کو عربی میں تقلیب نسبت کہتے ہیں- یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہماری زبان میں کہتے ہیں کہ پرنالہ چلتا ہے- حالانکہ پرنالہ نہیں چلتا- بلکہ پانی چلتا ہے- یا کہتے ہیں سورج زمین کے گرد چکر کھا رہا ہے- حالانکہ سورج زمین کے گرد چکر نہیں کھا رہا بلکہ زمین سورج کے گرد چکر کھا رہی ہے- اسی طرح یہاں بھی تقلیب نسبت سے کام لیتے ہوئے کہا تو یہ گیا ہے کہ جب دوزخ ان کو دور سے دیکھے گی لیکن مراد یہ ہے کہ جب وہ لوگ دوزخ کو دور سے دیکھیں گے- یعنی جونہی اس دوزخ کے سامان پیدا ہوں گے- تو ان کو نظر آجائے گا کہ اب اس دوزخ سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں اور جب وہ اس دوزخ میں ڈالے جائیں گے یعنی مسلمانوں کی ترقی کو دیکھ کر رنج و غم اور حسرت و افسوس کے دوزخ میں گریں گے تو اس وقت ان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہوں گے- یعنی ان کی مقابلہ کی طاقت بالکل زائل ہو چکی ہوگی- اور وہ ملک کو اپنے لئے تنگ پائیں گے- اور کوشش کریں گے کسی دوسرے ملک میں بھاگ جائیں- جیسے فتح مکہ کے بعد عکرمہؓ نے چاہا کہ وہ بھاگ کر حبشہ چلا جائے- لیکن فرماتا ہے انہیں بھاگنے کی بھی کوئی جگہ نہیں ملے گی- کیونکہ وہ جہاں جائیں گے مسلمانوں کو غلبہ میسر آجائے گا- اس وقت یہ لوگ دعائیں کریں گے کہ یا اللہ ہم کو موت دے دے تاکہ ہم مسلمانوں کی یہ ترقی نہ دیکھیں تب آسمان کے فرشتے کہیں گے کہ ایک موت کا تو سوال ہی نہیں تم پر تو ہلاکت پر ہلاکت آنے والی ہے یعنی ابھی تو تم پر اور بھی عذاب آئیں گے- اور تم ان کو دیکھ کر اور بھی گھبراؤ گے- کیونکہ اب الٰہی فیصلہ یہی ہے کہ مسلمان بڑھتے چلے جائیں گے- اور تم کمزور ہی کمزور ہوتے چلے جاؤ گے- یہاں ساعت کا لفظ محمد رسول اللہ ﷺ کے غلبہ اور آپ ﷺ کی کامیابی کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے کیونکہ تمام اولوالعزم انبیاء دنیا کے لئے ایک قیامت ہوتے ہیں جو پرانے نظام کی جگہ ایک نیا نظام قائم کرتے ہیں- اور سابق عمارات گرا کر ایک نئی روحانی عمارت کھڑی کرتے ہیں- ان کے زمانہ میں یوم القیامتہ کی یہ دونوں خصوصیات یعنی اہل زمانہ کی موت اور پھر ان کا دوبارہ احیاء اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہیں چنانچہ ایک قیامت تو ان کے ذریعے یہ ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو ترقی دیتا اسے دنیا میں غلبہ عطا کرتا اور اسے نئے سرے سے زندگی بخشتا ہے اور ایک قیامت ان کے ذریعے یہ ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے گویا ایک طرف اگر ان کے ذریعے دنیا میں حشر برپا ہو جاتا ہے اور مردے زندہ ہونے لگتے ہیں تو دوسری طرف ہلاکت کا عذاب دنیا کے ایک حصے پر وارد ہو جاتا ہے- اور قیامت بھی دو ہی طرح وارد ہوگی ایک حشر کے ذریعے اور ایک ہلاکت کے ذریعہ- قیامت اسی کا نام ہے کہ ایک زمانہ میں سب لوگ مر جائیں گے اور قیامت اسی کا نام ہے کہ ایک زمانہ میں سب لوگ زندہ ہو جائیں گے- پس قیامت کے دو حصے ہیں ایک لوگوں کا مر جانا اور ایک لوگوں کا زندہ ہو جانا- جب کبھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا کوئی نبی آیا ہے یہ دونوں باتیں ظاہر ہوئی ہیں- اس کے ذریعے کچھ لوگ مر بھی گئے ہیں اور اس کے ذریعے کچھ لوگ زندہ بھی ہوئے ہیں- جو لوگ اس کے دشمن تھے وہ بحیثیت قوم تباہ کر دیئے گئے اور جو لوگ اس کے ساتھی تھے وہ بحیثیت قوم ترقی پا گئے- پس یہاں ساعت سے مراد وہ دن ہے جس دن محمد رسول اللہ ﷺ کو فتح حاصل ہوئی- اور کفار کو شکست- جس دن دنیا نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ جو مکہ کی گلیوں میں بے یار و مددگار اور یکہ و تنہا پھرا کرتا تھا- وہ تو بادشاہ ہو گیا اور وہ جو ملک کے بادشاہ تھے اس کے محکوم اور غلام بن گئے- پھر فرماتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی کامیابی کا انکار کرنے والوں کے لئے ہم نے ایک آگ تیار کی ہے- جس کے شعلے انہیں ہر وقت بھسم کرتے رہیں گے- چنانچہ ایک آگ تو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے اس طرح تیار کی کہ وہ رات اور دن جس مذہب کو مٹانے کے لئے کمربستہ رہتے تھے اس مذہب کو ان کے بیٹوں اور بیٹیوں اور بھائیوں اور بہنوں نے قبول کرنا شروع کر دیا- یہاں تک کہ اسلام مکہ کی چار دیواری سے نکل کر عرب کے اکناف میں پھیل گیا- اور پھر عرب سے نکل کر اس نے ساری دنیا کو اپنے تسلط میں لے لیا- جب کفار کے اپنے بیٹے اور پوتے اسلام کی آغوش میں آکر کلمہ پڑھتے ہوں گے تو ان کے دل غم و غصہ کے جذبات سے کس طرح جل جل کر خاکستر ہوتے ہوں گے- اور وہ کتنا بڑا عذاب محسوس کرتے ہوں گے-

پھر دوسری آگ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اس طرح بھڑکائی کہ وہ ان کے بڑے بڑے لیڈروں کو اپنی قدرت کے زبردست ہاتھ سے ان کے گھروں سے نکال کر ان کو بدر کے میدان میں لایا اور انہیں گنتی کے چند ناتجربہ کار اور غیر مسلح مسلمانوں کے ہاتھوں سے اس طرح مروایا کہ مکہ کے ہر گھر میں صف ماتم بچھ گئی- اور ان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی- ابو جہل ان کا بڑا مشہور جرنیل تھا- مگر بدر کے میدان میں دو نو عمر انصاری لڑکوں نے اس پر ایسا تاک کر حملہ کیا کہ وہ زخموں سے نڈھال ہو کر گر گیا اور کفار ایسے سراسیمہ ہوئے کہ وہ اپنے اس مشہور جرنیل کو خاک و خون میں تڑپتا چھوڑ کر مکہ کو بھاگ کھڑے ہوئے- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جنگ کے بعد میں نے دیکھا ابو جہل ایک جگہ زخموں کی شدت سے کراہ رہا ہے میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا سناؤ کیا حال ہے- اس نے کہا کہ مجھے اپنی موت کا کوئی غم نہیں- سپاہی آخر مرا ہی کرتے ہیں مجھے تو یہ غم ہے کہ مدینہ کے دو انصاری لڑکوں کے ہاتھوں سے میں مارا گیا- اب تم صرف اتنا احسان کرو کہ تلوار سے میری گردن کاٹ دو تاکہ میری یہ تکلیف ختم ہو جائے- مگر دیکھنا میری گردن ذرا لمبی کاٹنا- کیونکہ جرنیلوں کی گردن ہمیشہ لمبی کاٹی جاتی ہے- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں تیری اس آخری حسرت کو بھی کبھی پورا نہیں ہونے دوں گا- اور ٹھوڑی کے قریب سے تیری گردن کاٹوں گا- چنانچہ انہوں نے ٹھوڑی کے قریب تلوار رکھ کر اس کا سر تن سے جدا کر دیا اب دیکھو یہ کتنی بڑی آگ تھی- جو ابو جہل کو جلا کر راکھ کر رہی تھی- کہ وہ مدینہ کے دو ناتجربہ کار اور نو عمر لڑکوں کے ہاتھوں مارا گیا- اور پھر مرتے وقت اس نے جو آخری خواہش کی تھی وہ بھی پوری نہ ہوئی- اور ٹھوڑی کے پاس سے اس کی گردن کاٹی گئی-

پھر اس آگ نے صرف ابو جہل ہی کو خاکستر نہیں کیا- بلکہ اس کے شعلے مکہ کے گھر گھر پہنچے اور انہوں نے ہر کافر اور بت پرست کو اس آگ کا شکار بنا دیا- چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ شکست کھانے کے بعد مکہ والوں کی ایسی دردناک کیفیت ہو گئی کہ انہوں نے سمجھا کہ اگر آج ماتم کیا گیا تو مکہ کی تمام عزت خاک میں مل جائے گی- پس عرب کے ان لیڈروں نے جو زندہ تھے- آپس میں مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ کوئی شخص بدر کے مقتولین کا ماتم نہ کرے اور اگر کوئی شخص ماتم کرے تو اسے قوم میں سے نکال دیا جائے- اس کا بائیکاٹ کیا جائے- اور اس پر جرمانہ کیا جائے-

---

ارشادات حضرت امام

جماعت احمدیہ الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جس تحریر کے حوالہ سے میں نے گزشتہ چند خطبات میں تبتل الی اللہ کا مضمون بیان کیا تھا اسی تحریر میں تبتل کے بعد ذکر اللہ کا مضمون بیان فرمایا گیا ہے- اور نصیحت کی گئی ہے کہ تبتل میں بھی ایک خاص رنگ ہو اور ذکر اللہ میں بھی ایک خاص رنگ ہو- اس پہلو سے اب آئندہ (اللہ نے چاہا تو) ذکر اللہ کے مضمون پر خطبات کا سلسلہ چلے گا- اس ضمن میں میں جماعت کو پھر یاد دہانی کراتا ہوں کہ حضرت (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ذکر اللہ کے موضوع پر ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر ایک بہت ہی گہری عالمانہ اور عارفانہ تقریر فرمائی تھی- چند سال پہلے میں نے متعلقہ نظارت کو نصیحت کی تھی کہ اس تقریر کو- اس کے علاوہ "عرفان الٰہی" اور بعض دیگر تقریروں مثلاً "تقدیر الٰہی" وغیرہ کو کثرت سے شائع کرنا چاہئے- تاکہ ہماری آج کی نسلیں بھی ان علوم اور عرفان کی باتوں سے فیض یافتہ ہوں جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دور میں بکثرت ہر خطبہ پر

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشیر احمد - امریکہ

سانحہ بوسنیا اور اس کا پس منظر

۱۶/ نومبر کو ٹیلی ویژن پر ایک خبر یہ بھی تھی کہ بوسنیا میں برفباری شروع ہو گئی ہے۔ اور بوجہ کمی خوراک ہر بچے' جوان اور بوڑھے کی جسمانی صحت اس درجہ گر چکی ہے کہ عین ممکن ہے وہ موسم سرما کے اختتام سے پیشتر ہی موت کا شکار ہو جائیں۔ مائیکل میکری۔ Michael mecarry نے جو سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ ہیں' ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ بوسنیا کے ۲ء۷ ملین افراد کے متعلق یہ خدشہ ہے کہ وہ بھوک' بیماری' سردی' اور سرب اور کوریٹس کی گولہ باری سے لقمۂ اجل نہ بن جائیں۔

درندہ صفت' خونخوار اور قاتل سرب اور کوریٹس نے۔ جو اپنے آپ کو آرتھوڈاکس عیسائی کہلاتے ہیں۔ بوسنیا کی پہاڑیوں پر بڑے دہانوں کی توپیں لگا رکھی ہیں۔ اور مسلمان بچوں۔ عورتوں اور مردوں کو قتل کرنے' ان کے مکانوں کو نذر آتش کرنے' اور عورتوں کو جنسی ہوس کا شکار بنانے کا ایک جامع منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔ اس طرح وہ مسلمانوں کی مکمل نسل کشی کا عزم کر بیٹھے ہیں۔ انگلستان اور فرانس نے یو این او کے تحت چند ہزار فوجی بیٹھا رکھے ہیں۔ جن کا مقصود سرب اور کوریٹس کے قاتلوں کو مسلمانوں کے قتل عام سے روکنا نہیں۔ بلکہ ان مظلوموں کو معمولی قسم کی خوراک پہنچانا ہے۔ وہ بھی جب یہ قاتل ان کو اجازت دیں۔ وہ مسلمانوں کو قربانی کا دنبہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ان مظلوم مسلمانوں کو بھوک سے ماؤف کر کے' سرب اور کوریٹس قاتلوں کو ان کو ذبح کرنے کی دعوت عام دے رکھی ہے۔ انگلستان۔ فرانس اور روس۔ بوسنیا کے مسلمانوں پر اسلحہ کی فراہمی پر لگائی ہوئی پابندی کو ہٹانے پر ہرگز آمادہ نہیں۔ بوسنیا کے مسلمانوں کی نسل کشی کا پس منظر۔ Velika Serbia (وسیع سربیا) ایک میمورنڈم ہے جو یوگوسلاویہ کے ایک سابق پریذیڈنٹ DOBRICA COSIC نے ۱۹۸۶ء میں لکھا تھا۔ یوگوسلاویہ کے موجودہ پریذیڈنٹ Solbodan Milosevic اور سربین فوج نے اس کو حقیقت کا جامہ پہنانے کا عزم کر لیا۔ ایک منظم سکیم کے تحت مسلمانوں کو قتل کرنا۔ ان کے گھروں کو جلانا' اور وسیع پیمانے پر عورتوں کی جنسی بے حرمتی کر کے دہشت کی ایسی فضا پیدا کرنا کہ مسلمان' بوسنیا سے خود ہی ملک بدر ہو جائیں۔ اس عمل کو Ethnic Cleansing یا نسلی صفائی کا نام دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یوروپ اور امریکہ کی پشت پناہی اور ملی بھگت کے تعلق سے ہی بوسنیا کے مسلمانوں کا خون ناحق بڑی بے دردی سے کیا جا رہا ہے۔

اس میں شک نہیں۔ یوروپ اور امریکہ' یوروپ میں ایک آزاد مسلمان ریاست (یا ایسی ریاست جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہو) کے وجود کو دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ اشتراکیت کے خاتمہ کے بعد اسلام اب اہل مغرب کا درجۂ اول دشمن بن گیا ہے۔ کل تک مغربی میڈیا ان مسلمانوں کو' جو افغانستان میں روسی اور افغانی کیمونسٹ فوجوں سے برسرپیکار تھے' مجاہدین کا اعزازی لقب دیتے تھے۔ کیمونزم کے شکست کے بعد وہی مغربی میڈیا ان مجاہدین کو بنیاد پرست اور دہشت گرد کے القاب دیتا ہے۔

مغرب کے سیاستدانوں کو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں سوویٹ یونین کے خاتمہ کے بعد سابقہ روس کی آزاد مسلمان ریاستیں۔ خاص کر آذربائیجان اور تاجکستان (آذربائیجان میں تیل اور معدنیات کی فراوانی ہے اور تاجکستان میں اٹامک مسائل ہیں) جو قومی اور لسانی لحاظ سے ترکی اور ایران کے قریب تر ہیں۔ ایک اسلامی بلاک کی صورت میں نہ ابھریں اور خاص کر وہ ایران سے قربت حاصل نہ کریں۔ اس کا ردعمل مغرب اور امریکہ کے سیاستدان نے یہ سوچا ہے۔ کہ ایران کو فوجی۔ مالی اور معاشی لحاظ سے مفلوج کیا جائے۔ اور ترکی کے توسط سے ان ریاستوں کو مغربی دائرہ اقتدار میں لایا جائے۔ ترکی کی جغرافیائی حیثیت اہل مغرب کے نزدیک بڑی اہم ہے۔ اس کے ایک طرف آذربائیجان' دوسری طرف عراق اور تیسری طرف ایران کے بے حدو حساب تیل کے ذخائر ہیں۔ سعودی اور کویتی تیل پر امریکہ کی گرفت بڑی ہی قوی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ امریکہ کا بوسنیا کے بارے میں لائحہ عمل کیا ہے؟ امریکہ کی وزارت خارجہ کے سابق سیکرٹری جیمز بیکر نے ۱۹۹۱ء میں بلغراد (یوگوسلاویہ کا دارالخلافہ) سے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ یوگوسلاویہ کو بحیثیت ایک واحد اور یکجا ملک کے رہنا چاہئے۔ اس اعلان سے وہ سوویٹ یونین کے پریذیڈنٹ گورباچوف کی مدد کرنا چاہتے تھے (اس وقت روس کے ٹکڑے نہیں ہوئے تھے) جیمز بیکر کے اس بیان نے Solbodan Milosevic اور یوگوسلاویہ فوج (جس میں سرب کی اکثریت ہے) کو یہ شہ دی کہ سرب قوت آہن وفولاد سے ایک بڑا سربیا بنا سکتے ہیں سرب فوج نے پہلے کروشیا اور بعد میں بوسنیا میں قتل وغارت کی وہ قیامت برپا کی جس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ ایک اور ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ امریکہ کے ایک نامور سابق وزیر خارجہ (فارن سیکرٹری) ڈاکٹر ہنری کسنجر نے ایک بین الاقوامی کارپوریشن بنائی ہے جس کا نام کیسنجر ایسوشی ایٹ ہے۔ اس کا کام حکومتوں کے اعلیٰ سطح کے سیاستدانوں۔ اور افسران کو اپنے اثر ونفوذ سے اپنے گاہک ممالک کے مسائل حل کروانا ہے۔ اس کو لابی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ دراصل یہ بین الاقوامی دلالی ہے۔ اور یہ دلال بھی بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ اور بے پناہ اثر ورسوخ کے حامل ہیں۔ (سابقہ سوویٹ یونین کے سابقہ پریذیڈنٹ گورباچوف نے بھی اسی قسم کی کارپوریشن ماسکو میں بنائی ہوئی ہے) یوگوسلاویہ بھی کیسنجر ایسوشی ایٹ کا ایک گاہک تھا اور پندرہ لاکھ ڈالرز فیس دیتا تھا کیسنجر ایسوشی ایٹ کا ایک رکن ایگل برگر تھا وہ پہلے امریکہ کا سفیر برائے یوگوسلاویہ تھا۔ بعد میں وہ امریکہ کا ڈپٹی فارن سیکرٹری بھی بنا۔ بدقسمتی سے امریکہ کے پریذیڈنٹ بش نے اسے فارن سیکرٹری بنا لیا۔ ایگل برگر جن دنوں امریکہ کا یوگوسلاویہ میں سفیر تھا۔ کہا جاتا ہے' وہ ملاسوچ Milosevic کا گہرا دوست تھا اور اس کے ساتھ شراب نوشی کیا کرتا تھا۔ اور اس کے علاوہ ملاسوچ کے ساتھ وہ یوگوسلاویہ کے ایک بنک کا ڈائرکٹر بھی تھا۔

ایگل برگر ٹیلی ویژن پر بڑے بیان دیا کرتا تھا۔ بظاہر سرب کو بوسنیا کے مسلمانوں کی خون ریزی پر کوستا تھا۔ اور ملاسوچ کو عادی دردمنگو تھا۔ مگر ساتھ ساتھ بڑی تحدی اور اصرار سے یہ کہتا تھا۔ کہ امریکہ کو ہرگز ہرگز بوسنیا میں فوجی مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔

ہنری کینسنجر بھی ٹیلی ویژن پر مذاکرات میں اس بات پر زور دیتا تھا کہ یوگوسلاویہ میں قتل وغارت صدیوں سے چلی آتی ہے اور باہر کی کوئی طاقت اس کا سدباب نہیں کر سکتی۔ لہٰذا امریکہ کو بوسنیا میں کوئی فوجی کارروائی نہیں کرنی چاہئے۔

برطانیہ کا لارڈ کریٹن بھی کیسنجر ایسوشی ایٹس کا ممبر تھا اقوام متحدہ کی طرف سے دو افراد بوسنیا میں قیام امن کے لئے فریقین میں گفت وشنید کر رہے تھے۔ لارڈ کریٹن ان میں سے ایک تھا۔ اس لارڈ نے بھی یوگوسلاویہ کے سربوں کا فیس کی صورت میں کھایا ہوا نمک حلال کیا۔ اس کا رویہ بھی سربوں کے حق میں رہا۔

امریکہ کے پریذیڈنٹ کلنٹن نے صدارتی الیکشن کی تقریروں میں پریذیڈنٹ بش کی بوسنیا میں مسلمانوں کے قتل وغارت کے تعلق میں بے حسی کو انتخابی موضوع بنایا۔ مگر خود پریذیڈنٹ منتخب ہونے کے بعد سربوں کے مورچوں کو ہوائی حملہ سے تباہ کرنے اور بوسنیا کے مسلمانوں کو مسلح کرنے کی کھوکھلی دھمکیاں دیتا رہا۔ مگر ذلیل اور مکارانہ طور پر اس سے راہ فرار اختیار کرنے کے لئے یہ بیان دیا۔ کہ امریکہ نیٹو NATO سے صلاح ومشورہ کے بعد ہی کوئی جارحانہ پلین بنا سکتا ہے۔ مزید برآں اس پلین کی تکمیل بھی سیکرٹری یو۔ این۔ او مسٹر بطروس غالی کی اجازت پر منحصر ہے۔ لعنت ہے ایسی مکارانہ گیدڑ بھبھکیوں پر جس سے سرب درندوں کو مسلمانوں کے قتل عام کی شہ مل گئی۔

یہ بات قابل ذکر ہے امریکہ کی بوسنیا کے ضمن میں منافقانہ پالیسی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے مندرجہ ذیل اعلیٰ آفیسر مستعفی ہو گئے جارج کینی' مارشل ہیرس اور آئن ویسٹرن میں ان انسانیت کے محب اور دلیر افسران کو تہ دل سے سلام کرتا ہوں۔ امریکہ کی سینٹ اور کانگرس کے ممبران کی اکثریت امریکہ کی سربیا کے خلاف فوجی کارروائی کے حق میں تھی۔ سینیٹرز۔ ڈول اور بائیڈن نے تو بڑے زوردار بیانات سرب توپوں کو خاموش کرنے اور بوسنیا کے مسلمانوں کو ہتھیار مہیا کرنے پر دیئے تھے اور ایسے ہی زوردار بیانات جارج شلٹ (امریکہ کے سابق فارن سیکرٹری) اور پروفیسر برزنسکی (پریذیڈنٹ کارٹر کے سیکوریٹی مشیر نے بھی دیئے۔

امریکہ کے صحافیوں میں سے۔ ولیم سیفائر جو بڑا مشہور' پُراثر اور پُرزور۔ یہودی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نورین آفاق

عدم توجہی بچوں میں احساس محرومی پیدا کرتی ہے

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ انسان عمر کے کسی بھی دور سے کیوں نہ گزر رہا ہو اپنی عمر کے مطابق اپنے اندر ایک بھرپور شخصیت رکھتا ہے ایک چھ سالہ بچہ بھی اپنی ہتک بالکل اسی طرح محسوس کرتا ہے جس طرح ایک بڑی عمر کا شخص کرتا ہے۔ کسی بھی بچے کو محض اس لئے دیگر افراد کے سامنے جھڑک دینا ٹھیک نہیں ہے کہ وہ "بچہ" ہے وہ اپنی عمر کے کسی دور سے کیوں نہ گزر رہا ہو اپنی شخصیت میں مکمل ہوتا ہے اور ہر بات بھرپور طریقے سے محسوس کر سکتا ہے۔ اگر انعام میں دی جانے والی ایک "ٹافی" بچے کی چھوٹی سی دنیا میں خوشیوں کے طوفان لا سکتی ہے تو ناگوار اور کھردرا لہجہ اسی چھوٹی سی دنیا میں ہلچل پیدا کر سکتا ہے۔ یہ کہا جائے تو بجا ہو گا کہ بچے اپنی شخصیت میں مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت حساس بھی ہوتے ہیں۔

ذہنی و جسمانی معذور بچوں کے علاوہ باقی تمام بچے نارمل ہوتے ہیں لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ پیدا ہونے والے یہ بچے بڑے ہو کر کس حال کو پہنچیں گے۔ ان میں سے نہ تو تمام اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو سکیں گے اور نہ ہی تمام جاہل رہ جائیں گے ان کے بارے میں تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ آئندہ زندگی میں نارمل رہ سکیں گے یا نہیں؟ بڑے ہو کر بہت سے بچے ذہنی مریض بن جاتے ہیں تو کئی ایک جسمانی طور پر معذور ہو جاتے ہیں لیکن ہمارے دماغ نے کبھی یہ سوال نہیں کیا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ درحقیقت اس کی اصل وجہ "پرورش" اور "تربیت" کے مختلف انداز ہیں۔ ہمارے ملک میں تقریباً ہر دوسرے گھر کا مسئلہ "پرابلم چائلڈ" ہیں عموماً ضدی، خودسر اور اڑیل ہوتے ہیں اور زیادہ تر یہ بچے نہ تو پہلوٹی کے ہوتے ہیں نہ سب سے آخر کے بلکہ یہ بچے ان دو بچوں کے درمیان میں پیدا ہونے والے ہوتے ہیں۔ اس خاص گروپ کے تقریباً تمام بچوں میں ہی "احساس کمتری" کا عنصر زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ ایسے بچوں میں ناخن کترنا، مار پیٹ کرنا، شور و غل مچانا اور ضد کرنا وغیرہ تمام عادتیں موجود ہوتی ہیں۔ یہ بچے اپنے ماں، باپ کو تنگ کر کے تسکین حاصل نہیں کرتے بلکہ والدین کو اپنی لئے پریشان دیکھ کر سکون محسوس کرتے ہیں۔ وہ بار بار اپنے والدین کے منہ سے اپنے لئے محبت بھرے الفاظ سننا چاہتے ہیں۔ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ ماں باپ کی نظر میں ان کی کتنی اہمیت ہے اور جب وہ بڑے ہونے لگتے ہیں تو کم گو اور تنہائی پسند ہو جاتے ہیں۔ بظاہر تو ان کی عادت انہیں بے ضرر ثابت کرتی ہے لیکن درحقیقت ایسے افراد بڑے جنونی اور خطرناک ہوتے ہیں یہاں پر سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ وہ ایسے کیوں ہوتے ہیں؟ وہ ایسے صرف اس لئے ہوتے ہیں کہ والدین ان پر وہ توجہ دینے سے قاصر رہتے ہیں جیسی وہ بچے چاہتے ہیں اکثر پہلوٹی کی اولاد والدین کی زیادہ توجہ حاصل کرتی ہے کیونکہ وہ خدا کی طرف سے تحفے میں ملنے والا پہلا "ننھا کھولنا" ہوتا ہے یا پھر سب سے آخری بچہ کیونکہ وہ ان کے گھر میں آنے والا "آخری ننھا مہمان" ہوتا ہے اور بڑے ہونے کے بعد تک "بچہ" ہی رہتا ہے۔ اب بچتے ہیں درمیان میں پیدا ہونے والے بچے! ان بے چاروں کا قصور صرف اتنا ہوتا ہے کہ یہ بڑے سے چھوٹے اور چھوٹے سے بڑے ہوتے ہیں۔ نہ اس گروپ کے بچے اپنے بڑے بھائی یا بہن سے لڑ سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں ان سے مذاق کا حق دیا جاتا ہے صرف اس لئے کہ وہ چھوٹے ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنے سے چھوٹے بھائی یا بہن سے کھیل سکتے ہیں نہ اس کے ساتھ شور مچا سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں ان کی کسی غلطی پر ڈانٹ سکتے ہیں صرف اس لئے وہ بڑے سے متعلقہ بھائی یا بہن "بچہ" ہوتا ہے۔ ایسے بچے بیک وقت دو رول ادا کرتے ہیں اور ہمیشہ گو مگو کے عالم میں رہتے ہیں۔ انہیں ہر صورت میں ڈانٹ یا مار ہی ملتی ہے۔ ایسے بچوں کا المیہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کریں تو وہ آخر کیا کریں؟ وہ صحیح اور غلط بات کے درمیان فیصلہ کرنے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں اور یہیں سے "احساس کمتری" کی ابتداء ہوتی ہے پھر وہ اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لئے نئے نئے طریقے نکالنا شروع کر دیتے ہیں اور والدین کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں لیکن یہاں بھی ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ وہ جلدی جلدی بیمار پڑنے لگتے ہیں۔ اصل میں ایسے بچے نارمل ہونے کے لئے ایک خاص وقت مانگتے ہیں اور اگر یہی بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو انہیں اپنی کمتری کا احساس مارے ڈالتا ہے وہ پوری طرح واقف ہوتے ہیں کہ ان میں کچھ کمی رہ گئی ہے اور وہ اپنی شخصیت میں ادھورے ہیں۔ دوسروں کے سامنے بات کرنے سے جھجکتے ہیں۔ خوف کھاتے ہیں اور شرماتے رہتے ہیں پھر اپنی ان عادتوں سے پریشان ہونے کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اپنی دنیا الگ تعمیر کر لیتے ہیں جہاں کے وہ خود ہی بادشاہ ہوتے ہیں والدین ان کی یہ عادتیں بدلنے سے قاصر رہتے ہیں اور تنگ آ کر چپ ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا بچہ ابھی ناسمجھ ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا ایسا کرنا والدین کی ایک اور فاش غلطی ہے۔ یہ بچے ہمدردی اور توجہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان کو پیار سے تو قابو کیا جا سکتا ہے لیکن ڈانٹ اور مار ان کے لئے جلتی پر تیل ڈالنے والا کام کرتی ہے۔ وہ یا تو بہت زیادہ حقیقت پسند ہو جاتے ہیں یا پھر تصورات کی دنیا میں گم رہتے ہیں۔ وہ اس حد تک حساس ہو جاتے ہیں کہ اپنے والدین سے ذہنی طور پر بہت دور نکل جاتے ہیں۔ ان کی نظر میں والدین کے لئے ایک فالتو چیز ہوتے ہیں جس کی موجودگی سے تو شاید والدین کو فرق پڑتا ہو لیکن غیر موجودگی سے نہیں۔ اس کے علاوہ اگر وہ اس بات کا اظہار کھلم کھلا نہیں کرتے لیکن وہ اندر ہی اندر اپنے بھائی بہنوں سے جلتے رہتے ہیں ان کی یہ سوچ غلط ہوتی ہے کہ والدین ان سے پیار نہیں کرتے مالی کو تو اپنے ہاتھ سے لگائے جانے والے ہر پودے سے یکساں محبت ہوتی ہے مالی کے باغیچے میں لگے ہوئے پودے چاہے خوشنما گلاب کے ہوں یا بدہیئت کیکٹس کے وہ دونوں کو ہی چاہتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ کمزور اور پیلے ہونے والے پودوں کو وہ خصوصی توجہ دیتا ہے لیکن والدین اپنے بچوں کی نفسیاتی بیماری سمجھنے کی بجائے انہیں ڈانٹتے رہتے ہیں۔

اس خاص گروپ کے بچے اپنے سے بڑے والے بچے کے استعمال شدہ کپڑے پہنتے ہیں ان کے لئے نئے کھلونے کم ہی آتے ہیں اور استعمال شدہ جوتے پہنتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں چاہے اچھی حالت میں ہی کیوں نہ ہوں ان بچوں کے لئے حسد اور جلاپے کا باعث بنتی ہیں۔ وہ اپنے اندر ہی کڑھتا رہتا ہے اور شعور کی حد میں داخل ہونے کے بعد اپنے آپ کو تنہا محسوس کرنے لگتا ہے ایسے افراد نوجوانی کی عمر میں قدم رکھنے کے بعد صحیح راستہ اختیار کرنے سے قاصر رہ جاتے ہیں ان پر ہمیشہ سے ہی تذبذب اور گو مگو کا عالم طاری رہتا ہے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو سمجھیں اور اس بات کو دماغ میں رکھیں کہ "پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں" مار پیٹ سے گریز کریں اور متعلقہ بچے کا مقابلہ بڑے یا چھوٹے بچے سے نہ کریں بلکہ اسے پیار سے سمجھائیں کیونکہ جو کام محبت اور شفقت کر سکتی ہے وہ کام مار پیٹ سے ناممکن ہے۔

(بشکریہ پندرہ روزہ اپنا گھر ۱۶ تا ۳۰ نومبر ۱۹۹۳ء)

بقیہ صفحہ ۳

بھی اور جلسہ کے دنوں میں بھی خصوصیت سے عام بانٹے جایا کرتے تھے۔ ایک لنگر کھلا ہوا تھا علم و عرفان کا (۔) جس سے جماعت کی کئی نسلوں نے تربیت پائی ہے۔ کیونکہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) (کی امامت) کا دور باون سالہ دور ہے۔ باون سال کے اندر جب امامت کا آغاز ہوا ہے تو بیک وقت تین نسلیں تو آپ کے مخاطب تھیں انصار بھی خدام بھی اور اطفال بھی...... اس دور کے خطبات کو اور اس دور کی تقاریر کو جماعت کے سامنے بار بار لانا چاہئے۔ تو ذکر اللہ کے مضمون پر وہ تقریر ایک بہت ہی غیر معمولی اہمیت کی حامل تقریر ہے۔ اسے جماعت کو کثرت سے پڑھنا چاہئے"

(خطبہ ۱۲/نومبر ۱۹۹۳ء)

(فضل عمر فاؤنڈیشن)

رضاکار معلمین کی سہ ماہی کلاس

○ وقف جدید کے تحت ۱۵۔ جنوری ۹۴ء سے رضاکار معلمین کی سہ ماہی کلاس جاری ہو رہی ہے۔ اس اعلان کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جہاں تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے وہ اپنی جماعت میں سے ایک نمائندہ بھجوائیں جو مرکز میں رہ کر تین ماہ کی کلاس میں تعلیم حاصل کریں اور واپس جا کر جماعتی تعلیم و تربیت کا کام کر سکیں۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے ایسے افراد اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے دفتر کو اپنے کوائف کے ساتھ ۳۱۔ دسمبر ۹۳ء تک ارسال کریں قیام طعام کا انتظام دفتر کے ذمہ ہو گا۔ قرآن مجید اور کاپی اپنے ہمراہ لائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

نون سین

تحریک انتفاضہ کا مستقبل

مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں پانچ سال سے انتفاضہ کی تحریک چل رہی ہے- یہ ایک مزاحمتی تحریک ہے- ایک طرف اسرائیل کے فوجی جو پوری طرح مسلح ہیں موجود ہیں اور دوسری طرف فلسطینی بچے جوان اور بوڑھے جن کے ہاتھوں میں صرف اینٹ اور پتھر ہیں- اس تحریک کو آگے بڑھاتے ہوئے فلسطینیوں نے اپنی جانوں کی قربانی دی ہے- اب جبکہ اسرائیل اور پی ایل او میں حق خود ارادیت کے سلسلے میں معاہدہ ہو گیا ہے- اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ انتفاضہ کی تحریک کے چھٹے سال کے آغاز پر یہ تحریک ختم ہو جائے گی- کیونکہ اب امن و امان پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ فلسطینی اقتدار سنبھال سکیں- اور اپنے علاقے میں بہتر طریق پر حکومت کر سکیں اگرچہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو لوگ اس معاہدے سے مطمئن نہیں ہیں ان کا رد عمل کیا ہوگا- کیونکہ یہ تو سنا گیا ہے کہ یہ لوگ فلسطینیوں کے اقتدار سنبھالنے پر وہاں سٹرائک کے ذریعہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ معاہدہ ناکافی ہے- زمین بھی بہت کم ملی ہے اور اختیارات بھی بہت کم ملے ہیں- اگرچہ صحیح سوچ رکھنے والے انتفاضہ کے کارکن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معاہدہ جو فلسطینیوں کی بہت بڑی فتح ہے انتفاضہ ہی کا نتیجہ ہے- وہ کہتے ہیں کہ یہ مکمل فتح تو نہیں لیکن کہا جا سکتا ہے کہ یہ اصل اور صحیح سمت کی طرف پہلا قدم ہے اور جب تک پہلا قدم نہ اٹھایا جائے- آگے نہیں بڑھا جا سکتا- انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک قوم کی حیثیت سے اپنے حقوق کے حصول کے لئے جنگ لڑی ہے اور جتنا کچھ اب ہمیں مل رہا ہے وہ کافی تو نہیں لیکن ہمیں ضرور لے لینا چاہئے- اس معاہدے کے باوجود بعض تجزیہ نگاروں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین نے اس مزاحمتی تحریک کو روکنے کی اپیل نہیں کی- حالانکہ ان کا خیال یہ ہے کہ چونکہ یاسر عرفات ہی نے معاہدہ کیا ہے اس لئے اب اس علاقے سے ہر قسم کی مزاحمتی تحریکیں بند کر دینی چاہئیں-

پاکستان کیلئے ایف ۱۶ جہاز؟

بتایا گیا ہے کہ واشنگٹن نے پاکستانی وفد کو اپنے ہاں بلایا ہے تاکہ ایف ۱۶ جہازوں کی فروخت کے مسئلے پر گفت و شنید کی جا سکے- امریکہ نے پاکستان کو یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اگر پاکستان نے اپنے قرضوں کی ادائیگی صحیح طور پر نہ کی تو ایف ۱۶ کا معاہدہ منسوخ کر دیا جائے گا- ۲۰- دسمبر ۱۹۹۳ء کی تاریخ تک پاکستان کو تمام ادائیگی جو اس وقت تک واجب ہے کر دینی چاہئے- سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ جولائی ۱۹۹۳ء سے لے کر اب تک کوئی ادائیگی نہ کرنے کے باعث امریکہ کو یہ بات کہنی پڑی ہے- ایف ۱۶ کا معاہدہ ۱ء۴ بلین امریکی ڈالر کی قیمت کا ہے- اور پاکستان کو اس بات پر تشویش ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ جہاز اس کے سپرد نہ کئے جائیں- بعض تجزیہ نگاروں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ پاکستان بعض دیگر ممالک سے گفت و شنید کر رہا ہے کہ ایف ۱۶ کی بجائے کوئی دوسرے اسی قسم کے جہاز مل سکیں- جہاں تک ایف ۱۶ کا تعلق ہے ذرائع کا کہنا ہے کہ چھ ایف ۱۶ مارچ ۱۹۹۳ء میں پاکستان کو مل جانے چاہئیں تھے- لیکن ایسا نہیں ہو سکا گویا کہ اس معاہدے کے مطابق اسے امریکہ کی خامی کہا جا سکتا ہے- اب ۲۰- دسمبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر اس وقت تک اس معاہدے کے مطابق کام نہ چلا تو پاکستان کو ایف ۱۶ جہاز نہیں مل سکیں گے- یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۹۹۴ء کے آغاز میں جب وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو امریکہ جائیں گی تو دیگر معاملات کے علاوہ یہ معاملہ بھی زیر بحث آئے گا-

فلسطین / اسرائیل

معاہدے پر عمل در آمد

پی- ایل- او کے چیئرمین یاسر عرفات نے جرمنی کا دورہ کر کے اس بات کی یقین دہانی حاصل کر لی ہے کہ جب وہ مغربی کنارہ اور غازہ پٹی پر اقتدار حاصل کر لیں گے تو جرمنی اس علاقے میں اپنا ایک دفتر کھولے گا جس کے ذریعے فلسطینیوں کو ہر قسم کے ترقیاتی کاموں کے لئے امداد دی جائے گی- یہ بھی بتایا گیا ہے کہ چونکہ فلسطینیوں کو فوج اور پولیس کا تجربہ نہیں ہے اس لئے جرمنی آغاز کار میں فلسطینیوں کو پولیس اور فوج کے کام کی بھی ٹریننگ دے گا- یاسر عرفات مختلف ممالک کے سربراہوں سے باتیں کر کے یہ یقین دہانیاں حاصل کر رہے ہیں کہ جب انہیں اقتدار ملے گا تو کاروبار حکومت چلانے کے لئے ان کی مالی امداد بھی کی جائے گی اور مختلف شعبوں میں ان کی تربیت کا کام بھی سر انجام دیا جائے گا- اسرائیل کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ یاسر عرفات سے گرینیڈا (سپین) میں ملاقات کریں گے جہاں اقوام متحدہ کی طرف سے ایک کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا ہے- اگرچہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس ملاقات کے دوران وہ یاسر عرفات سے کسی خاص مسئلہ پر بات چیت نہیں کرنا چاہتے- انہوں نے کہا کہ ہم مستقبل کے متعلق آپس میں باتیں کریں گے اور ایک دوسرے کو بتائیں گے کہ ہم کیا سمجھتے ہیں کہ ہماری سکیموں کے مطابق ہمارا مستقبل کیسا ہوگا- انہوں نے کہا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے معاہدے اور کسی ایسی ہی بات کے متعلق کوئی تفصیلی گفتگو کریں گے- اس سے پہلے وہ قاہرہ میں ایسی گفتگو کر چکے ہیں جب یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر اعظم قاہرہ میں ملے تھے تو حق خود ارادیت کے سلسلے میں معاہدہ طے پایا تھا- اب اس معاہدے کے زیر عمل لانے کے سلسلے میں کئی اجلاس ہو چکے ہیں- سپین میں یو- این- او کی طرف سے جو کانفرنس بلائی گئی ہے اس میں یاسر عرفات اور اسرائیل کے وزیر اعظم دونوں موجود ہوں گے اور وہاں اقوام متحدہ کی تعلیمی اور سائنسی کلچرل تنظیم کی طرف سے مختلف امور پیش کئے جائیں گے- یہ کانفرنس ایسے وقت میں بلائی جا رہی ہے کہ اس کے چار دن بعد اسرائیل کو غازہ پٹی اور مغربی کنارے سے اپنی فوجیں واپس بلانی ہیں-

بے نظیر بھٹو / نیو کلیئر پروگرام

محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے منگل کے روز کہا کہ امریکہ کو بتایا گیا ہے کہ جب تک پاکستان کے تحفظ کو خطرہ ہے اس وقت تک نیو کلیئر پروگرام رول بیک نہیں کیا جائے گا- جب تک ہمارے تحفظ کو کوئی خطرہ نہیں ہے ہم اس کے پروگرام کو امن کے مقاصد کے لئے جاری رکھیں گے- جب سے محترمہ بینظیر بھٹو اقتدار میں آئی ہیں گذشتہ دو ماہ میں یہ دوسری دفعہ ہے کہ انہوں نے اخبار نویسوں کو اپنے چیمبر میں بلایا تاکہ ان سے مختلف موضوعات کے متعلق کھل کر بات کر سکیں- اور انہیں اس بات کا موقعہ دیا جائے کہ وہ جس موضوع پر سوال پوچھنا چاہیں دل کھول کر پوچھیں محترمہ بے نظیر بھٹو نے صحافیوں سے کہا کہ ان کی حکومت نے امریکہ پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ ہم اپنا نیو کلیئر پروگرام رول بیک نہیں کر سکتے- البتہ امریکہ کی حکومت کو یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ پاکستان اس علاقے میں نیو کلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کے خلاف ہے- آپ نے کہا کہ ان کی حکومت نے امریکہ کی حکومت کو بتا دیا ہے کہ ایٹمی توانائی کے معاملے میں ان کی ضروریات کیا ہیں- انہیں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ- پریسلر امنڈمنٹ ہندوستان کے ہاتھ میں ایک جوتے کی طرح پکڑائی ہوئی ہے- انہوں نے کہا یہ سارا ایک طرف معاملہ ہے- محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حزب اختلاف بار بار نیو کلیئر پروگرام اور کشمیر کے مسئلہ کو ابھارتی ہے- حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا ہے-

جنوبی افریقہ / ۳۴۰ سالہ

دور کا خاتمہ

جنوبی افریقہ ۳۴۰ سالہ سفید فام لوگوں کا دور حکومت اس وقت ختم ہو گیا جب منگل کے روز کثیر الجماعتی ٹرانزیشنل ایگزیکٹو کونسل نے کام شروع کر دیا- جیسا کہ قارئین جانتے ہیں افریقن نیشنل کانگریس اور حکومت کے درمیان ایک لمبے عرصے کی گفت و شنید کے بعد نئی کنسٹی ٹیوشن پر دستخط ہو چکے ہیں- اس کنسٹی ٹیوشن کے ذریعے ہر بالغ فرد کو ووٹ دینے کا حق ہوگا- ۱۹۹۳ء کے اپریل میں حکومت بدل جائے گی لیکن اس وقت تک کام چلانے کے لئے ایک کونسل تشکیل دی گئی ہے- اس کونسل میں اکثریت سیاہ فام لوگوں کی ہے- اگرچہ بعض سیاہ فام پارٹیوں نے اس نئی کنسٹی ٹیوشن کی حمایت کا اعلان نہیں کیا- بلکہ بعض نے تو اس کی مخالفت بھی کی ہے لیکن امید کی جاتی ہے کہ آہستہ آہستہ جب سیاہ فام لوگ اپنے اقتدار کی علامات ظاہر کرنا شروع کریں گے تو تمام سیاہ فام لوگ ان کی حمایت پر آمادہ ہو جائیں گے- جب اس عبوری کونسل نے اپنا کام سنبھالا تو افریقنوں کی کانگریس کے جنرل سیکرٹری نے کہا کہ ہم نے اب اس دفتر کے زہریلے جراثیم مار دیئے ہیں- اور یہاں کی بدبو کو ختم کر دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ لوگوں کا تھا انہیں مل گیا ہے- حکومت کی طرف سے گفت و شنید کے لئے نمائندگی کرنے والے لوگوں کے سربراہ نے گفت و شنید میں نہایت آہستگی کے ساتھ اپنا معاملہ پیش کیا- جنوبی افریقہ میں ۱۹۴۸ء میں نسلی امتیاز کا قانون پاس کیا گیا تھا- اگرچہ سفید فام لوگوں کی حکومت تو آج سے ۳۴۰ سال پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم ہو گئی تھی۔ کیونکہ سب سے پہلے یوروپی لوگ جنہوں نے اس زمین پر قدم رکھا وہ ۱۶۵۲ء میں یہاں آئے تھے۔ لیکن قانونی طور پر ۱۹۴۸ء میں نسلی امتیاز کی پالیسی فانذ کی گئی تھی۔ اب کہا گیا ہے کہ پہلی دفعہ ملک کے تمام باشندے ایک قوم کی حیثیت سے اس ملک میں رہیں گے اور یہاں حکومت کریں گے۔ یہ حکومت ان کی اپنی ہوگی۔ جو عبوری کونسل تشکیل دی گئی ہے۔ اس میں پریذیڈنٹ ڈے کلارک کی اصلاح پسند پارٹی اور بہت سے دوسرے گروہوں کے افراد جنہوں نے جمہوریت کے لئے کوشش کی تھی شامل ہیں۔ اس کی ڈیوٹی یہ ہے کہ ۲۷ اپریل کو جو الیکشن ہوں گے ان کے لئے مکمل تیاری کرے۔ اور انتخابات کے بعد جیتنے والی پارٹی کو حکومت منتقل کر دیں۔ جہاں تک سیاہ فام اور سفید لوگوں کا تعلق ہے اس کی نسبت ایک اور چار ہے اور پہلی دفعہ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں سیاہ فام اور سفید لوگ اکٹھے داخل ہوں گے۔ یہ پہلا موقعہ ہو گا جبکہ عنان حکومت سیاہ فام لوگوں کے ہاتھوں میں ہو گی۔

بقیہ صفحہ ۴

صحافی ہے اور انتھونی لوئیس۔ بڑا مشہور صحافی جو شاید یہودی ہے ان دونوں صحافیوں نے مسلسل سربیا کے خلاف اور بوسنیا کے حق میں بڑے زبردست کالم لکھے۔ اور پریذیڈنٹ کلنٹن کو فوجی کارروائی نہ کرنے اور صرف خالی دھمکیاں دینے پر خوب رگیدا۔

امریکہ کے ایک مشہور یہودی فلاسفر علی ویزل نے (جو نوبل انعام یافتہ ہے) واشنگٹن امریکہ میں Holocausi میوزیم کی افتتاحی تقریب میں (جس کا افتتاح پریذیڈنٹ کلنٹن نے کیا تھا) (یہودیوں کی ہٹلر کے ہاتھوں تباہی) ویزل صاحب نے بڑے ہی درد اور غم سے بھرے ہوئے الفاظ میں کلنٹن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ خدا کے لئے مظلوم مسلمانوں کو سربیا کے ظلم واستبداد اور قتل وغارت سے بچاؤ۔

برطانیہ اور فرانس کا رد عمل۔ اس میں شک نہیں برطانیہ کی سابقہ وزیر اعظم جو ہر فولاد کی حامل محترمہ مارگریٹ تھیچر نے بڑی جرأت اور بڑے جوش سے اہل مغرب کے ضمیر کو جھنجھوڑا۔ کہ خدا کے لئے مظلوم مسلمانوں پر آگ برساتی ہوئی توپوں اور ٹینکوں کو ہوائی حملہ سے خاموش کرادو۔ محترمہ نے اہل مغرب کو یاد دلایا کہ تاریخ نہ تو اس ظلم اور خوں ریزی کو بھولے گی اور نہ تمہاری بزدلی کو۔ افسوس، جان میجر وزیر اعظم برطانیہ اور پریذیڈنٹ فرانس متیراں نے محترمہ تھیچر کی درخواست کو رد کر دیا۔ اہل مغرب ڈیڑھ سال سے ٹیلی ویژن پر مسلمانوں کے خون کی بہتی ہوئی ندیوں۔ فضا میں اڑتے ہوئے جسم کے ٹکڑوں' اور زمین پر پڑی ہوئی لاشوں کو دیکھ رہے ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کی اس بے حسی کا باعث۔ اول تو یہ ہے کہ یوروپئین ممالک کسی قیمت پر بھی یوروپ میں ایک اسلامی مملکت دیکھنے کے متحمل نہیں ہیں۔ دوئم۔ وہ جرمن قوم کی مشرقی یوروپ میں تجارتی اور صنعتی برتری کو کسی قیمت پر گوارا نہیں کرتے۔ جرمنی نے بوسنیا کو ایک آزاد ریاست کے طور پر سب سے اول قبول کیا تھا۔ برطانیہ اور فرانس نے بوسنیا پر عائد کردہ اسلحہ کی فراہمی کی پابندی نہ ہٹانے کا عذر لنگ یہ پیش کیا ہے۔ کہ اس پابندی کے ہٹانے سے جانی نقصان بہت زیادہ ہو گا۔ انہیں شاید یہ بھول گیا ہو کہ اگر یہی جواب دوسری جنگ کے آغاز میں' پریذیڈنٹ روزویلٹ' چرچل کی اسلحہ کی فراہمی کی درخواست پر دیتے۔ تو فرانس اور برطانیہ ہٹلر کے زیر نگین ہو جاتے۔ اور لاکھوں جانوں کا ضیاع نہ ہوتا۔

روس کا رویہ روزنامہ سینٹ لوئس پوسٹ ڈسپیچ بتاریخ ۱۵/ ستمبر ۱۹۹۳ء Alex Alexien (جو روسی سیاست کے ماہر ہیں) کا ایک مضمون MERCENARIES FOR A CAUSE "مقصود جنگ کے رضاکار" کے تحت لکھتے ہیں "روسی فوجی رضاکار بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لئے ابتدا سے ہی شامل ہونا شروع ہو گئے۔ ان کے نزدیک یہ جنگ آرتھوڈاکس عیسائیوں کی مسلمانوں کے خلاف ایک مقدس جنگ ہے۔ روس کے پریذیڈنٹ یلسن کا سب سے بڑا معاند اور کانگرس آف پیپلز ڈیپوٹیز پریذیڈنٹ Ruslan Khabulatovi (یہ کانگرس یلسن نے کالعدم کر دی ہے) نے یلسن پر یہ الزام لگایا تھا کہ اس نے سربیا کو سستے داموں بیچ دیا ہے۔ اور یہ کہ اس نے پریذیڈنٹ کلنٹن سے خفیہ سودا کیا ہے" Alexiev مزید لکھتے ہیں۔ "دو ہفتے پہلے روسی ٹیلی ویژن پر پرائم ٹائم پر (جس وقت ملک کی آبادی کی اکثریت ٹیلی ویژن دیکھتی ہے) ایک بیانیہ فلم دکھائی گئی۔ جس میں سرب عوام کو بے بس اور مظلوم دکھایا گیا تھا۔ اور مزید یہ کہا کہ اگر مغرب جارحانہ کارروائی کرکے ان کو نیست نابود کرنے پر تلا بیٹھا ہے۔ اس کے علاوہ آخر میں سرب آرتھوڈاکس چرچ کے سربراہ نے مادر روس سے یہ التجا کی وہ سرب کو اس ظلم اور استبداد سے بچائیں"

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منظور احمد صاحب (العمر) دارالرحمت وسطی کا دو ہفتے قبل امریکہ میں بائی پاس اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ کامیاب ہو گیا ہے۔ اور بفضل خدا گھر آ گئے ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب میرپور خاص سندھ عرصہ دو ماہ سے علیل اور زیر علاج ہیں۔

○ مکرم منور احمد صاحب سول لائن گوجرانوالہ کی والدہ صاحبہ دل کی تکلیف سے ایک ہفتہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

○ مکرم یوسف ناصر صاحب وکالت مال ثالث تحریک جدید کے بھانجے عزیز محمد رفیع ابن چوہدری فیض احمد صاحب کریم نگر فیصل آباد مورخہ ۹۳-۱۲-۲ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں (اقبال وارڈ) سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ عزیز کا موٹر سائیکل سے ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے میجر اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم محمد مالک خضر کارکن دارالضیافت ربوہ کی چھوٹی بچی قرۃ العین کی ٹانگوں پر چائے گر گئی تھی جس کی وجہ سے بہت جھلس گئی ہے۔ نیز ان کا بیٹا وقاص مالک چار پانچ یوم سے بخار میں مبتلا ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہے۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان نکاح

○ مکرم خورشید عالم اعوان صاحب ابن مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) بدر عالم اعوان صاحب کا نکاح بہمراہ مکرمہ منیرہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم ابرار الحسن صاحب اعوان چک ۲۸ ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ اگلے دن یکم نومبر ۱۹۹۳ء کو دارالعلوم شرقی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا جس میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ضرورت اساتذہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ انگلش میڈیم سکولز / کالجز میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ ایسے احباب جو مندرجہ ذیل مضامین میں بی۔اے/بی۔ایس۔سی یا ایم۔اے/ایم۔ایس۔سی ہوں۔

وہ مورخہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۹۳ء تک اپنی درخواستیں زیردستخطی کو پہنچا دیں۔

۱۔ انگلش ۲۔ فزکس ۳۔ کیمسٹری
۴۔ ریاضی ۵۔ باٹنی ۶۔ بیالوجی

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

برائے قائدین کرام و ناظمین اطفال

○ عشرہ وقف جدید ختم ہو چکا ہے۔ مکمل وصولی مرکز بھجواتے ہوئے اس کے ساتھ مندرجہ ذیل تفصیل ضرور بھجوائیں۔
نام طفل۔ ولدیت۔ رقم۔ مجلس۔
وصول شدہ تمام رقم جلد از جلد مرکز بھجوا دیں۔

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ پاکستان

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج • گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: ۴۲۰۹۵۸
۸۴۱۰۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۳- دسمبر- سردی زیادہ ہو رہی ہے
ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۶ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۲۲ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان اور ترکی برآمدات کے لئے فری زون قائم کریں گے۔ بینکنگ سمیت مختلف شعبوں میں تعاون پر اتفاق رائے کر لیا گیا۔ ترکی پاکستان میں بینک کھولے گا۔ چاول اور چمڑے کی درآمدات بڑھانے پر بھی آمادگی کا اظہار کر دیا گیا ہے۔ مختلف ممالک میں منصوبوں کی تکمیل کے لئے مشترکہ کمیٹی بنائی جائے گی۔ ترک رہنماؤں کے ساتھ دو طرفہ علاقائی اور بین الاقوامی مسائل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ مسائل کے حل کئے پاکستان اور ترکی نے سیاسی تعاون بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ ترک وزیر اعظم مادام تانسو چیلر نے کہا ہے کہ میں نے بے نظیر کو اپنی بہن جیسا پایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمارے ہاتھ صاف ہیں بے نظیر جب چاہیں آزمالیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اور ان کے شوہر کے ہاتھ صاف ہیں تو عدالتوں میں خود کو بے گناہ ثابت کریں۔ انہوں نے کہا کہ مفاہمت کی باتیں بیوقوف بنانے والی ہیں۔ حکومت دوغلی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو پیپلز پارٹی میں الگ گروپ بنائیں گی اس سلسلے میں وہ ۱۶- دسمبر کو اپنی پالیسی کا اعلان کراچی میں کریں گی۔

○ ملک معراج خالد کو صوبائی رابطہ اور سیاسی امور کا مشیر مقرر کئے جانے کا امکان ہے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر میں کوئی فرق نہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ دینی جماعتوں کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی صرف پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو کے حامیوں نے وزیر اعلیٰ سندھ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ مرتضیٰ بھٹو نے اس کام کے لئے مسلم لیگ اور ایم کیو ایم سے مذاکرات کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

○ قرضوں کے ایسے نادہندگان جن کو سٹیٹ بینک این او سی جاری کردے گا ان کو دوبارہ قرضے مل سکیں گے۔ اس مقصد کے لئے بنکوں کے قواعد میں ترمیم کی گئی ہے۔ ایسے بنک نادہندگان سٹیٹ بنک کو اپنے کاروبار کے نقصانات کی تفصیل بھجوائیں گے۔ سٹیٹ بنک چھان بین کے بعد اس کی رپورٹ جاری کرے گا۔ خیال ہے کہ کاروباری مشکلات کا شکار ہونے والے دو ہزار تاجروں کو اس سے فائدہ ہوگا۔

○ ایک ہفتے کی اضافی تنخواہ کے لئے پنجاب کے سرکاری ملازمین نے ہڑتال کر دی۔ ۸۶- اضلاع میں کسی سرکاری دفتر میں کام نہیں ہو سکا۔

○ عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کا کام شروع کر دیا گیا۔ مختلف عدالتوں میں ۵۶ مزید بنچ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اس اقدام کا مقصد عوام کو سستا اور فوری انصاف فراہم کرنا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے مجاہدین کی تلاش کی آڑ میں ۱۳- مکانات نذر آتش کر دیئے ہیں۔ فائرنگ سے بے گناہ کشمیری شہید ہو گئے۔ حریت پسندوں کے ساتھ جھڑپ کے بعد اننت ناگ میں کرفیو کا نفاذ کر دیا گیا۔ بھارتی فوج نے بڈگام اور کئی دوسرے علاقوں کا محاصرہ کر لیا ہے۔

○ بھارت نے دھمکی دی ہے کہ اگر پریسلر ترمیم ختم کی گئی تو بھارت اپنی دفاعی پالیسی کا از سر نو جائزہ لے گا۔ اس ترمیم کے خاتمے کا مقصد پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے پروگرام کو جائز قرار دینا ہوگا۔ جس سے جنوبی ایشیا میں عدم استحکام کی فضا قائم ہو جائے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر اعلیٰ فیصل صالح حیات کے اختیارات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ وہ اب وفاقی محکموں کو بھی احکامات جاری کریں گے۔ صوبے کے وفاقی محکموں کو سیکرٹریٹ سے تعاون اور احکامات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان امن معاہدے پر عمل درآمد سردست ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کے تحت ۱۳- دسمبر سے اسرائیلی فوج نے مقبوضہ فلسطینی علاقے کو خالی کرنا تھا۔ اسرائیل کے وزیر اعظم اور پی ایل او کے سربراہ یاسر عرفات کے درمیان قاہرہ میں ملاقات ہوئی اس میں مصر کے صدر حسنی مبارک دونوں کے درمیان رابطہ کا ذریعہ تھے۔ ملاقات میں طے پایا کہ فی الحال دس دن تک یہ سلسلہ ملتوی کیا جاتا ہے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم یزک رابین اور پی ایل او کے سربراہ یاسر عرفات دونوں نے کہا ہے کہ ہم اسرائیل پی ایل او معاہدہ مانتے ہیں اور اس پر ضرور عمل درآمد ہوگا۔ فی الحال بعض رکاوٹیں ایسی ہیں جن کو دور کرنا ضروری ہے اس لئے پہلے سے طے کی گئی تاریخ میں توسیع کی گئی ہے۔

○ بوسنیا کے معاملے پر بات چیت جینوا میں اگلے ماہ پھر ہوگی۔

○ پنجاب حکومت کی طرف سے پارلیمانی سیکرٹریوں کو نائب وزیر بنانے اور تمام دیگر حکومتی اراکین کو کسی نہ کسی عہدے پر ایڈجسٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو وزیر یا مشیر نہ بن سکیں گے ان کو بلدیاتی اداروں میں ایڈمنسٹریٹر بنایا جائے گا۔

○ پریسلر ترمیم کے خالق امریکہ کے سینیٹر لیری پریسلر پاکستان آرہے ہیں ان کے ساتھ دو اور سینیٹر بھی ہونگے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو ترکی اور ایران کے دورہ کے بعد اسلام آباد واپس پہنچ گئیں۔

○ سرحد کابینہ میں بالاخر اے این پی شامل ہو گئی ہے۔ اس کے تین اراکین نے وزارت کا حلف اٹھا لیا ہے۔ اس کے بعد اے این پی اور پی پی پی کے درمیان رابطوں کی افواہیں دم توڑ گئی ہیں۔

○ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں کشمیری مجاہدین کے ٹھکانوں کا پتہ چلانے کی ذمہ داری اسرائیلی کمانڈوز کو سونپ دی ہے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا عبداللہ درخواستی نے کہا ہے کہ حکومت ہمارے ساتھ ہونے والے معاہدے کے نتیجے میں آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات برقرار رکھنے کی پابند ہے۔

○ ملک میں اس وقت بے روزگار نوجوانوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ ان بیروزگاروں میں تعلیم یافتہ افراد کی تعداد ۹ لاکھ ۴۰ ہزار ہے۔ جبکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ بے روزگاروں کی تعداد ۲ لاکھ ۱۰ ہزار ہے۔

○ بھارت اور پاکستان کے درمیان آنے جانے والی ریل گاڑی سمجھوتہ ایکسپریس ۲۰- دسمبر سے ۵ جنوری تک روزانہ آیا جایا کرے گی۔ تاہم اس تاریخ کے بعد یہ ٹرین حسب سابق ہفتہ میں دو دفعہ چلا کرے گی۔

○ ضلعی گورنروں کی تقرری کے موضوع پر وزارت قانون اور ٹاسک فورس کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ آئین میں ترمیم کے بغیر ضلعی گورنروں کا تقرر ممکن نہیں۔ جبکہ ٹاسک فورس کے سربراہ مسٹر کمال اظفر نے کہا ہے کہ کسی قانون سازی کی ضرورت نہیں۔

• جرسی • سویٹر • بچگانہ سوٹ
شاد شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۲۱۲۲۵۴

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
• مدر ٹنکچر • پوٹینسیاں • اور بائیوکیمک کی تمام ادویات، خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ • شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ پاکستان
فون: آفس ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الاحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۲۱۱۵۹

آخری موقعہ
نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ (گورنمنٹ سے منظور شدہ) میں (۵، ۱۰، ۱۵) مرلہ آسان اقساط پر چند پلاٹس برائے فروخت رہ گئے ہیں بکنگ کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء ہے
خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز ۳- بلال مارکیٹ ربوہ
فون دفتر: ۲۱۲۳۹۹ گھر: ۲۱۱۳۹۹

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴

نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔
کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ